تبصرے

سوشلزم | مرتبہ مولوی عبداللطیف صاحب اعظمی تقطیع خورد ضخامت ۱۲۸ صفحات، کتابت وطباعت اور کاغذ بہتر قیمت ۸ روپیہ ادارۂ علمیہ دہلی قرول باغ

یہ سوشلزم سے متعلق ان چند مضامین کا مجموعہ ہے جو مختلف اصحاب کے قلم سے مختلف اخبارات میں وقتاً فوقتاً شائع ہوتے رہے ہیں۔ اس مجموعہ کے شائع کرنے کی غرض سے متعلق لائق مرتب لکھتے ہیں۔ ہندوستان میں سوشلزم کی مخالفت جس نہج پر کی جارہی ہے اسے پیش نظر رکھکر ابھی تک کوئی کتاب یا رسالہ نہیں لکھا گیا۔ یہ مجموعہ اس کمی کو دور کرنے کے لئے شائع کیا جارہا ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ ان مضامین میں شروع کے دو مضمون "کمیونزم اور اس کے مبادی ومقاصد" کارل مارکس اور "سوشلزم کیا ہے" جی۔ ڈی۔ ایچ کول کے سوا باقی سب مضامین سرسری اور جذباتی ہیں جن سے عام قارئین کے دل میں وقتی طور پر ہیجان تو پیدا ہوسکتا ہے۔ لیکن ایک وہ شخص جو سنجیدگی اور تحقیق سے سوشلزم کے متعلق ذہنی اطمینان پیدا کرنا چاہے اس کی تسکین بالکل نہیں ہوسکتی الحاد اور بے دینی کے اعتراضات محض سطحی ہیں۔ اصل سوال یہ ہے کہ جس جماعتی نظام کی بنیاد محض معاشی دشواریوں کے حل کرنے پر رکھی جائے اور انسان کے روحانی مقتضیات کو اس میں بالکل نظر انداز کردیا گیا ہو وہ کس حد تک انسانی سوسائٹی کے لئے عام فلاح وبہبود کا کفیل ہوسکتا ہے۔ دنیا میں جو مفاسد پیدا ہوتے ہیں ان کا سرچشمہ صرف سرمایہ داری نہیں ہے بلکہ اور بھی بہتیرے دروازے ہیں جن سے یہ خرابیاں رونما ہوتی ہیں اور جب تک ان سب دروازوں کو بند نہیں کیا جائیگا دنیا میں انسان امن اور چین کی زندگی بسر کرنے کے قابل نہیں ہوسکتا۔ کارل مارکس نے اپنی کتاب Capital میں تاریخ عالم پر ایک بسیط تبصرہ کرکے جنگوں اور عام بے انصافیوں کے اسباب کا جو تجزیہ کیا ہے وہ انسانی

فطرت کے متعلق ایک نہایت محدود نقطۂ نظر کو پیش کرتا ہے اس لئے ظاہر ہے جو نظام ایسے محدود نقطۂ نظر کا ترجمان ہو وہ نہ دیرپا ہو سکتا ہے اور نہ اس میں عالمگیر بننے کی صلاحیت ہو سکتی ہے۔

شہاب ثاقب | از حکیم عبداللہ رشید نواب رشد کی صاحب تقطیع خورد ضخامت ۴۸ صفحات کتابت و طباعت اور کاغذ متوسط قیمت ۵ر پتہ:۔ ادارۂ ادب جدید شاہراہِ عثمانی حیدرآباد دکن۔

اس نظم میں حکیم صاحب نے آدم و ملائکہ کے اس واقعہ کو نظم کیا ہے جو قرآن مجید میں مذکور ہے اور جس کا حاصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب آدمؑ کو اپنا خلیفہ بنانے کا ارادہ ظاہر فرمایا تو فرشتوں نے اس پر اعتراض کیا اور کہا کہ ہم تو آپ کی تسبیح و تقدیس کرتے ہیں اور انسان دنیا میں خونریزی کریں گے۔ اللہ نے فرمایا کہ جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔ اس کے بعد فرشتوں کا اور آدم کا امتحان لیا گیا۔ فرشتے ناکام رہے اور آدمؑ کامیاب ہو گئے۔ پھر خدا کا حکم ہوا کہ آدمؑ کو سجدہ کیا جائے۔ فرشتوں نے فوراً اس حکم کی تعمیل کی مگر شیطان نے سرکشی دکھائی اور وہ ہمیشہ کے لئے مردودِ بارگاہ ایزدی ہو گیا۔ یہ پورا واقعہ قرآن میں مذکور ہے اور نظم میں بھی واقعہ اسی طرح بیان کیا گیا ہے لیکن ہمارے خیال میں شیطان کی نسبت مصنف کے یہ دو شعر صحیح نہیں۔

غلط ہے یہ کہ وہ ناری حقیقت میں فرشتہ تھا　　ہوئی گر قلب ماہیت تو یہ طرفہ کرشمہ تھا
یہ ممکن ہے کہ شیطان نے فرشتوں کو ابھارا ہو　　برنگِ اعتراض ان کو اسی کا کچھ اشارا ہو

زبان و بیان کے پھسپھے پن سے قطع نظر واقعہ یہ ہے کہ قرآن مجید میں " فسجد الملائکۃ کلہم اجمعون الا ابلیس " ہے۔ مفسرین کے ایک گروہ کا خیال یہ ہے کہ اس آیت میں استثنار متصل ہے یعنی ابلیس پہلے فرشتہ ہی تھا لیکن سجدہ نہ کرنے سے شیطان بن گیا اور اسی بنا پر " کان من الجن " میں یہ حضرات کان کو صار کے معنی میں لیتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ علمار کی ایک جماعت کا خیال اس کا موید نہیں ہے۔ لیکن جس چیز کی قائل علمار کی ایک معتدبہ جماعت ہو اور خود قرآن کے الفاظ سے وہ مفہوم متبادر بھی ہوتا ہو اس کو قطعی